رثاء

سال بسال جو گذرے ہے ہائے
تم کو اے مولی بھول نہ پائے

ہر ایک گھر میں ہر ایک دل میں زندہ تمہاری ہے ذات
جسم میں مولی جان میں مولی تم سے ہے باقی حیوت
تصور تمہاری کرے سر جھکا کر
پل میں بر آئے ساری دعائے

قیامت کی تھی شب سیفی محل کو غم خوار سارے چلے
ہائے وہ مولی دیکھ کے جن کو رہتے تھے پھولے پھلے
سوئے ہوئے تھے پاٹ کہ اوپر
چاند گہن میں ڈوبا تھا ہائے

انور سے پوچھو جب چل بسے وہ آہ کی گونجی صدا

رہ گئی آس کے دیکھے دوبارہ سجدہء مقتل تیرا

اب سیف دیں سے انور کے ارماں

آنسو کی لڑیو سے مصر سجائے

برھان دیں کے صدقے عرض ہے سیف الھدی سے یہی

قبر میں آنا تھامنے ہم کو کوئی ہمارا نہیں

بے حد ہے قاصر بحقّ محبت

قدمو کی تیرے جنت کمائے

***